رلی

افسانہ رخشندہ کوکب

آج اس نے ارادہ کرلیا تھا کہ اسے کچھ کرنا ہے۔۔۔گھر میں اب کھانے کے لیے آلو بھی نہیں رہے تھے جو وہ دو دنوں سے ابال کر بچیوں اور شوہر کو کھلا رہی تھی۔۔۔وہ شوہر سے کیا کہتی اس کا نشہ ٹوٹ رہا تھا جب اس کا نشہ ختم ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ میں نہیں رہتا، کئی دنوں سے اس نے ابلے آلوؤں کے کچھ کھایا بھی نہیں تھا۔۔۔کیا مزدوری کرنے جاتا، کمزور بندے کو تو کوئی مزدوری بھی نہیں دیتا، مزدوری بھی جوان اور صحت مند آدمی کو ملتی ہے۔۔۔اچھی خاصی زندگی گزر رہی تھی۔دو گھروں میں کام کر کے دس ہزار مل جاتے تھے۔۔۔کھانا اور پہننے کو کپڑے الگ مل جاتے، زندگی اچھی گزر رہی تھی۔۔۔پھر اچانک ایک فیملی امریکہ چلی گئی، دوسری فیملی کے گھر گاؤں سے عورت آ گئی اور بیٹھے بٹھائے اس کی نوکری چلی گئی اچھے لوگ تھے، ایک ماہ کی تنخواہ دے کر فارغ کیا تھا اس نے مہینہ تو نکال لیا مگر اب اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کہاں جائے اور کس سے نوکری کے لیے کہے" آج کل فوراً نوکری نہیں ملتی کیونکہ جب کسی گھر میں ماسی یا ملازم کی ضرورت پیش آتی تو اپنے جان پہچان والوں سے کہتے اور ان کے بتائے ہوئے لوگوں کو ملازمت دی جاتی، نئی ماسی پر اعتبار نہیں کیا جاتا، ڈاکوؤں، چور، لٹیروں نے غریبوں کی ایسی تمام نوکریاں بھی ختم کرادی تھیں جو آسانی سے مل جایا کرتی تھی، باقی رہی سہی کسر دہشت گردوں نے نکال دی تھی، اب کوئی ضرورت مند عورت کسی کوٹھی پر دستک دے کر ملازمت کے لیے نہیں کہہ سکتی تھی۔۔۔اس نے ایسا کر کے دیکھ بھی لیا تھا کسی نے گیٹ ہی نہ کھولا، سب سے پہلے یہی سوال کیا جاتا کہ تمھیں کس نے بھیجا ہے یا کس ریفرنس سے آئی ہو۔۔۔اس لیے وہ گھر میں بیٹھی انتظار کرتی رہی کہ کوئی اسے بلا لے گا گھروں میں کام تو نکلتا ہی رہتا ہے مگر دو ماہ ہونے کو آئے ہیں کسی نے اسے نہیں بلایا تو آج اس نے اپنی پرانی بیگم صاحبہ کے گھر جانے کا پکا ارادہ کرلیا جس کے گھر میں گاؤں سے ملازمہ آ گئی تھی، ویسے بھی گھر میں جان کے لالے پڑ رہے تھے بچوں کو کہاں سے کھانا دے۔۔۔اس نے بچے شوہر کے حوالے کیے اور اپنے ٹوٹے ٹرنک سے ھاتھوں سے بنی بیڈ شیٹ نکالی۔۔۔یہ اس کی ماں نے چھوٹے چھوٹے پیس جوڑ کر کے ھاتھوں سے سی کر بنائی تھی۔۔۔دو چادریں بچی ہوئی تھیں، وہ آج تہیہ کر کے گھر سے نکلی تھی کہ ان چادروں کو بیچ کر گھر میں کھانے پینے کی چیزیں لائے گی اور نئے کپڑے کے ٹوٹے خرید کر اور بیڈ شیٹ بنائے گی، اس نے دونوں چادریں ایک کپڑے میں باندھیں اور پیدل چل پڑی۔۔۔وہ سوچ رہی تھی کہ جانے باجی ملتی ہے یا نہیں مگر ان کی بوتیک ہے ہوسکتا ہے انھیں یہ ھاتھ سے بنی بیڈ شیٹ پسند آ جائے۔۔۔بس وہ اللہ سے دعا کرتی ہوئی پہنچ گئی اور باجی اسے لان میں ہی مل گئی گیٹ بھی کھلا ہوتا اور چوکیدار اسے پہچانتا بھی تھا اس لیے اس نے اندر جانے سے نہ روکا

'سلام باجی' اس نے چادر والا پیکٹ گھاس پر رکھتے ہوئے کہا

'رلی تم۔۔۔بڑے عرصے بعد آئی ہو کہیں نوکری کر لی ہے'

'نوکری۔۔۔نوکری ملنا آسان تو نہیں۔۔۔آج کل لوگ اعتبار نہیں کرتے، ان ڈاکوؤں اور دہشت گردوں کی وجہ سے اب تو لوگ گیٹ بھی نہیں

کھولتے، کیمرے لگا لیے ہیں گیٹ پر کسی غریب عورت کو دیکھتے ہی اندر سے جواب دے دیتے ہیں۔۔۔ہم جیسے محنت کرنے والے اب نوکری کو ترس گئے ہیں'

'تم ٹھیک کہہ رہی ہو، میں کسی سے تمہاری نوکری کی بات کرتی ہوں ۔۔۔کھانا کھاؤ گی'

رلی خاموش رہی وہ مانگنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

'رضیہ کھانا لے کر آؤ' باجی نے اپنی ملازمہ کو آواز دیتے ہوئے کہا

'باجی یہ نئی ملازمہ اچھا کام کرتی ہے' رلی نے پوچھا

'مجھے تو تمہارا کام پسند تھا مگر یہ شوہر کے گاؤں کی ہے، اعتبار والی ہے اس کا سارا خاندان گاؤں میں رہتا ہے، میرے سسرال میں اس کے رشتے دار کام کرتے ہیں۔۔۔اب حالات ہی ایسے ہو گے ہیں کہ نئے ملازم پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا'

'مگر باجی میں نے آپ کے گھر چار سال کام کیا ہے، کبھی شکایت کا موقع نہیں دیا'

'مگر میرے شوہر کو وہم ہو گیا تھا کہ شہر کی ماسیاں گھاٹ گھاٹ کا پانی پیتی ہیں ان پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔۔۔خیر تم کھانا کھاؤ اور یہ کیا ساتھ لائی ہو دیکھانا چاہتی ہو' باجی نے پوچھا

'جی باجی میں ضرورت مند ہوں میں یہ چادریں بیچنے کے لیے لائی ہوں' اس نے کھول کر ان کے سامنے پھیلاتے ہوئے کہا

باجی دیکھ کر حیران ہو گئی کہ کس قدر صفائی سے چھوٹے چھوٹے کپڑے کے پیس جوڑ کر bed spread تیار کی گئی تھی ھاتھ کے کام میں اتنی نفاست تھی کہ یقین نہیں آرھا تھا کہ ھاتھ سے بنایا گیا ہے اور ڈیزائن بھی اس قدر خوبصورت تھا کہ نظر ٹک کر رہ گئی وہ ابھی ایک کو ہی دیکھ کر کھو ئی ہوئی تھی کہ اس نے دوسری چادر ان کے سامنے پھیلا دی۔۔۔یہ اس سے بھی زیادہ خوبصورت تھی

'کس نے بنائی ہیں'

'آپ کو کیسی لگی ہیں'

'اچھی لگی ہیں تم بیچنے کے لیے لائی ہو'

'جی۔۔۔گھر میں کچھ کھانے کو نہیں ہے'

'اور بنا سکتی ہو' باجی کی انکھیں چادر میں اٹکی ہوئی تھیں

'بنا سکتی ہوں'

'کتنے دنوں میں'

'ابھی تو میں کچھ نہیں کہہ سکتی مگر پندرہ دنوں میں ضرور بنا سکتی ہوں'

'ٹھیک ہے تم اور بنا کر لاؤ'

'آپ یہ نہیں خریدے گی' اس نے بجھے دل سے پوچھا'

'کیوں نہیں۔۔۔ مجھے یہ بھی پسند ہیں اور بھی خریدنا چاہتی ہوں'

اس کے دل کو چین سا آ گیا۔۔۔ آج اچھا کھانا بناؤں گی سب پیٹ بھر کر کھانا کھائیں گے۔۔۔ ہم غریب لوگ بھی کیا ہوتے ہیں ایک وقت پیٹ بھر جائے تو خوش ہو جاتے ہیں ہماری سوچ ایک وقت کے کھانے سے آگے جاتی ہی نہیں۔۔۔ اللہ کرے باجی یہ دونوں چادریں پانچ ہزار میں خرید لے تو میرے پورے مہینے کے راشن کا بندوبست ہو جائے گا۔۔۔ دوسری طرف باجی سوچ رہی تھی کہ اگر وہ یہ دونوں چادریں دس یا پندرہ ہزار میں دے دے تو وہ بوتیک پر پچاس ہزار تک بیچ سکتی ہے۔۔۔ اس نے ھاتھ کی بنائی چیزوں کی بوتیک کھولی ہوئی تھی اچھی چل رہی تھی۔۔۔ اس کی شاپ پر صرف ھاتھ کی بنی چیزیں بکتی تھیں۔۔۔ پورے شہر میں اس کی بوتیک کی ایک ریپوٹیشن تھی وہ مہنگی مگر کلاس کی چیزیں رکھتی تھیں۔۔۔ یہ بیڈ شیٹ تو وہ آسانی سے پچاس ہزرا میں نکال سکتی ہے

'دس ہزار ٹھیک ہیں' باجی نے پوچھا

'دس ہزار۔۔۔' اس نے کھانا کھاتے کھاتے چونک کر کہا

'کسی اور نے تو یہ چادریں نہیں دیکھی' باجی نے فورا پوچھا

'نہیں جی اگر آپ نہیں خریدے گی تو کسی اور کو دیکھاؤں گی'

'میں تمہیں دونوں کے بیس ہزار دیتی ہوں اور تم کسی اور کو نہیں دیکھاؤ گی صرف میرے لیے کام کرو گی'

'جی۔۔۔ جی۔۔۔ جی' اس گھگی بندھ گئی

'ہر مہنے مجھے چار سے پانچ چادریں چاہیئے، بنا لوگی'

'جی۔۔۔ بنا لوں گی' اس نے بغیر سوچے سمجھے کہہ دیا اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ باجی نے اسے بیس ہزار دینے کا وعدہ کیا ہے

باجی اٹھ کر کمرے میں چلی گئی تو اس نے جلدی سے تمام کھانا اپنے ڈوپٹے میں باندھ لیا اس کے حلق سے کھانا نیچے نہیں اتر رھا تھا، بچے اور شوہر گھر میں بھوکے تھے وہ کیسے کھانا کھا سکتی تھی

'یہ دس ہزار پکڑو باقی ایک ہفتے بعد آ کر لے جانا۔۔۔ اور یہ بچوں کے لیے کھانا بھی لے جاؤ' باجی نے دس ہزار دیتے ہوئے سوچا کہ باقی پیسے لینے آئی گی تو ایک اور چادر بھی بنا لائے گی، اس لیے ایک ساتھ سارے پیسے نہیں دینے چاہیے

دوسری طرف رلی سوچ رہی تھی کہ دس ہزار بہت بڑی رقم ہے، دو ماہ کا راشن خریدا جا سکتا ہے۔۔۔ کپڑا ابھی لیا جا سکتا ہے۔ اب مجھے گھر چلنا چاہیے بچے کھانا کھا لیں تو چین آ جائے گا

'باجی اب میں چلوں'

'ھاں ٹھیک ہے مگر جتنی جلدی ہو سکے نئی چادر بنا لینا۔۔۔ مجھے انتظار رہے گا' باجی نے تاکید کرتے ہوئے کہا

'باجی کیوں نہیں بناؤں گی ،اب تو میرا یہی روزگار ہے' رلی نے کھانے والا شاپر اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔اور سلام کرتے ہوئے باہر نکل گئی
واپسی پر سوچ رہی تھی کہ اللہ کبھی کسی کو اکیلا نہیں چھوڑتا۔۔۔سچی دعائیں رائگاں نہیں جاتیں۔۔۔بس اللہ کو دل سے یاد کرنا چاہیئے اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیئے۔اللہ سے ہی مانگنا چاہیئے اور اللہ کس طرح سبب بناتا ہے کہاں سے وسیلہ پیدا کرتا ہے کوئی نہیں جانتا۔۔۔اللہ ایسی جگہ سے وسیلہ پیدا کر دیتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا،انسان کے وہم وگمان بھی بہت محدود ہوتے ہیں۔۔۔خواب بھی چھوٹے ہوتے ہیں اور اللہ کی رحمت لامحدود ہوتی ہے۔۔۔کیا میں سوچ سکتی تھی کہ اس بے وقعت سی چادروں کی اتنی قیمت ہو سکتی ہے۔۔۔میں نے تو اسے ماں کی نشانی سمجھ کے سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔۔۔کیا پتہ تھا کہ یہ معمولی سی چیز اتنی اہم ہو جائے گی اور مجھے رزق کا راستہ دیکھا جائے گی۔۔۔اب میں اسے اپنا روزگار بنالوں گی۔۔۔یہ ہنر اپنی بیٹیوں کو بھی سکھاؤں گی اور اپنے شوہر کو درزی کی دوکانوں سے کپڑے کے پیس اٹھانے پر لگادوں گی۔۔۔ہر شام وہ کسی نہ کسی دوکان پر جایا کرے گا اور ان کے پھینکے ہوئے پیس اٹھا کر لے آیا کرے گا۔۔۔وہ یہی سوچتی ہوئی جب گھر میں داخل ہوئی تو بچیاں بھاگ کر اس کے پاس آ گئی۔۔،

'بہت کھانا لائی ہوں۔۔۔پہلے ھاتھ دھو کر آؤ پھر کھانا'

وہ دونوں ھاتھ دھونے کو بھاگ گئی۔۔۔اس نے اپنے شوہر کو بھی آواز دی

'آؤ رحمو کھانا کھالو۔۔'

آج وہ بہت خوش تھی اس نے بڑے اہتمام سے پہلے دسترخوان بچھایا۔۔۔پھر پلیٹیں رکھی اور چمچ سے کھانا نکال کر پلیٹوں میں ڈال کر سب کو دیا خود سب کو کھاتی دیکھی رہی

'تو کیوں نہیں کھارہی۔۔۔تو بھی کھا۔۔۔نا'

'میں بعد میں کھاؤں گی۔۔۔جب تم سے کھانا بچ جائے گا'

'نہیں تو بھی ہمارے ساتھ ہی کھا۔۔۔ورنہ میں بھی نہیں کھاؤں گا'

'تجھے کوئی کام کہوں گی تو کرے گا'

'کیوں نہیں۔۔۔مجھے بھی بے کار بیٹھنا اچھا نہیں لگتا'

'تو مجھے درزیوں کی دوکانوں سے کپڑے کے پیس لا دیا کرے گا'

'کیا کرے گی ان کپڑوں کو۔۔۔بہت چھوٹے پیس ہوتے ہیں'

'ہماری تو لاٹری نکل آئی ہے رحمو۔۔۔ایک بوتیک والی سے بات ہوئی ہے،اسے ھاتھ سے بنی چیزیں چاہیئے،جیسی ماں کپڑے جوڑ کر لحاف اور چادریں بنایا کرتی تھی۔۔۔اسے ایسی ھاتھ کی بنی ہوئی چادریں چاہیئے' رلی بہت خوش ہو رہی تھی

'سچ۔۔۔میں ابھی جاتا ہوں۔۔۔ایک مارکیٹ میں دس بیس دوکانیں تو ہوتی ہیں۔۔۔میں ایک پھیرے میں ہی دو بوریاں بھر کر لاسکتا ہوں

اور مجھے بھی سینا سیکھا دینا۔۔۔میں بھی سیا کروں گا' رحمو بھی خوش ہو گیا

'ہمارا کام چل نکلے تو ہم اپنی بیٹیوں کو سکول میں داخل کرا دیں گے' رلی نے بہت دور کی سوچی

'اگر ہمیشہ کام ملتا رہے۔۔۔یہ نہ ہو کہ ایک بار خرید کر دوسری بار نہ خریدے' رحمت نے کہا

' اس کی بوتیک ہے۔اسے بہت مال چاہیئے، ہم اچھے ڈیزاین بنایا کرے گے تو کیسے نہیں باجی خریدے گی۔۔۔پھر شہر میں اور بھی بوتیک ہیں، اگر ایک جگہ بات نہ بنی تو ہم دوسری بوتیکوں پر بھی بیچ سکتے ہیں' رلی نے فورا کہا

'تونے تو بڑی پتے کی بات کی ہے۔۔۔میں بہت سی بوتیکوں کا پتہ لے آتا ہوں، پھر تجھے وھاں لے جاؤں گا'

'ابھی ہمیں کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں۔۔۔پہلے باجی سے وعدہ کیا ہے اسی کے ساتھ کام کرے گے۔۔ہمیں لالچ نہیں کرنا چاہیئے، ایک کے ساتھ ہی رہنا چاہیئے' رلی نے سمجھانے کے انداز میں کہا

'مجھے ایسی باتوں کا کیا پتہ۔۔۔تو جیسے کہے گی ویسے ہی کرونگا، اب میں جارھا ہوں تو شام کو ہی لوٹوں گا۔۔۔بہت سی دوکانوں پر جاؤنگا' رحمت کھانا کھاتے ہی اٹھ گیا

'یہ پچاس روپے تمہارے نشہ پورا کرنے کے لیے ہیں۔۔۔مگر اتنا نشہ کرنا کہ تمہارا گزرا ہو جائے، دوکان دار تجھے نشئی سمجھ کر بھگا نہ دیں' رلی نے پیسے دیتے ہوئے کہا

'میں جانتا ہوں۔۔۔کیوں زیادہ نشہ کرونگا، میں آہستہ آستہ چھوڑ دونگا۔۔۔جب کوئی فارغ رہتا ہے روزگار نہیں ملتا۔۔۔بیوی بچوں کو بھوکا دیکھتا ہے تو نشے میں پناہ لیتا ہے اگر اس کے پاس روزگار ہو، اپنے کاروبار میں مصروف ہو تو کیوں نشہ کرے گا، پیسے کی کمی اور پیسے کی زیارتی دونون انسان کو اخلاق سے بے گانہ کر دیتی ہیں۔۔۔اب دیکھو غریب بندہ اپنی غربت کے ھاتھوں اپنے بچوں تک کو بیچ دیتا ہے اور امیر اپنی دولت کی وجہ سے گھر والوں سے بے گانہ ہو جاتا ہے، اپنی ساری دولت گھر بیوی بچوں کی بجائے دوسری عورتوں پر برباد کر دیتا ہے۔۔۔'

'اتنی سیانی باتیں بھی مت کر کہ مجھے تم پر پیار آنے لگے'

'میں اگر خود کو کسی کام میں لگا لوں تو کبھی نشہ نہیں کروں گا۔۔۔ہم سب کئی دنوں سے بھوکے تھے کبھی ابلی ہوئی دال اور کبھی ابلے ہوئے آلو کھا رہے تھے تو کچھ اچھا نہیں لگتا تھا۔۔۔اگر پیٹ بھرا نہ ہو تو جسم میں طاقت نہیں رہتی اور ہمت جواب دے جاتی ہے تو کام کیسے کوئی کر سکتا ہے۔۔۔اب پیٹ بھرا ہے تو سب کچھ اچھا لگ رھا ہے اور تو جو کہے گی میں کرونگا' رحمت بہت جذباتی ہو رھا تھا

'ہمیں ابھی اور آج سے ہی کام کرنا شروع کرنا ہے، میں نے سوچا ہے ہمارے پاس تو بجلی بھی نہیں ہے، اس لیے سینے پرونے کا کام دن کی روشنی میں کرنا ہوگا، رات میں موم بتی کی روشنی میں پیس کاٹ لیا کروں گی اور سورج نکلتے ہی سینا شروع کر دیا کرونگی، اس طرح میں بہت جلد چادر تیار کر لوں گی'

'ہم مشین نہ خرید لیں۔۔۔کام جلدی ہو جائے گا'

'مشین سے تو باجی بھی کام کروا سکتی ہے، انھوں نے ھاتھ کے کام کی بوتیک کھولی ہوئی ہے۔۔۔انھیں صرف ھاتھ کا کام چاہیئے'

'یہ امیر لوگ بھی عجیب ہوتے ہیں، ٹاکیوں سے تیار کی ہوئی رضائی انھیں پسند ہوتی ہے اور ہم نے ایک رنگ کا کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹے جوڑ کر چادر اور لحاف تیار کرتے ہیں۔۔۔انھیں یہ ڈیزائن آرٹ لگتا ہے اور ہمیں یہ آرٹ کا نمونہ ٹوٹے والے لحاف لگتے ہیں'

'امیر لوگوں کی باتیں بھی انوکھی ہوتی ہیں اور پسند بھی۔۔۔چل ہمیں کیا۔۔۔ہمارا تو روزگار شروع ہو گیا ہے'

'میں چلتا ہوں۔۔۔پہنچتے پہنچتے شام ہو جائے گی اور درزی دوکان نہ بند کر جائیں۔۔۔بس تو مجھے پچاس روپے دے تو چلوں'

'دیکھ یہ پچاس روپے ہمارے لیے دو وقت کی روٹی ہے۔۔۔تو انھیں برباد کرنا۔۔۔نشہ کرنا چھوڑ دے'

'مرد کو نصیحتیں کرنے والی عورت کبھی اچھی نہیں لگی۔۔۔میں نے کہہ دیا ہے کہ چھوڑ دوں گا تو پھر چھوڑ دوں گا بار بار مجھے جتانا چھوڑ دے۔۔۔میں سمجھ سکتا ہوں کہ نشہ بڑی چیز ہے' رحمت نے دو بڑے بڑے تھیلے اٹھائے اور گھر سے باہر نکل گیا

رلی سوچتی رہ گئی کہ رزق کی تلاش میں نکلنے والے مرد کو ھنسی خوشی اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنا چاہیئے۔۔۔اس کا وقت اچھا گزرتا ہے اور اگر دل خوش ہو تو کام میں دل بھی لگتا ہے۔مشکل سے مشکل کام بھی بھاری محسوس نہیں ہوتا۔۔۔بیوی کی پیار بھری باتیں سارا دن کان میں گھونجتی رہتی ہیں اور رس گھولتی رہتی ہیں اور کام پھول کی طرح ھلکا پھلکا لگتا ہے کام کرتے ہوئے تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی، سب سے بڑھ کر وقت گزرنے کا احساس نہیں رہتا۔۔۔رات کو جب مرد واپس آتا ہے تو دال روٹی بھی سامنے رکھی جائے اور بیوی پاس بیٹھ کر اس کی سارا دن کی کہانی سن لے تو مرد اور بھی فریش ہو جاتا ہے مگر یہ ساری باتیں تو اس وقت اچھی لگتی ہیں جب مزدوری مل رہی ہو کام چل رہا ہو۔۔۔دو وقت کی روٹی مل رہی ہو۔۔۔

'رلی تو ہر وقت خیالوں میں مت کھوئی رہا کر۔۔۔اٹھ کر جلدی جلدی گھر کے کام نپٹا لے پھر شام ہو گئی تو بجلی نہ ہونے کی وجہ سے روٹی ھانڈی بھی مشکل ہو جاتی ہے اور دوسرے کام بھی'۔۔۔رلی نے خود کو ڈانٹتے ہوئے کہا

'اتنے ڈھیر سارے ٹوٹے کہاں سے لے آئے ہو۔تین بوریاں بھر کر۔۔۔اٹھا کر کیسے لائے ہو۔۔۔پیدل آئے ہو' رلی نے رحمت کے ھاتھ سے ایک تھیلا پکڑتے ہوئے کہا

'بڑے بازار میں ایک لمبی گلی میں صرف درزیوں کی دوکانیں ہیں۔۔۔بیس سے اوپر ہی ہوں گی۔۔۔ابھی تو میں نے صرف دس دوکانوں کی کترنیں اٹھائی ہیں۔۔۔دوسرے بھی آوازیں دے رہے تھے۔ان کے پاس کل جاؤں گا' رحمت نے سارے تھیلے ایک طرف رکھتے ہوئے کہا

'مگر اتنے تھیلے اٹھا کیسے لیے ہیں۔۔۔یہاں تک کیسے پہنچے ہو، فاصلہ تو بہت زیادہ ہے'

'رانو جب دل خوش ہو تو بڑا بوجھ بھی بڑا نہیں لگتا، پیٹ بھرا ہوا تھا میرا۔۔۔اگلے دن کی روٹی کی فکر نہیں تھی۔نشے کے لیے جیب میں پیسے تھے تو کام میں دل کیوں نہ لگتا۔۔۔اگر میرے پاس سائیکل ہوتی تو ساری دوکانوں کی کترنیں اٹھا لیتا'

’سائیکل کا بندوبست بھی ہو جائے گا۔۔۔اس بار جو پیسے ملے گے اس سے سائیکل خرید لیں گے‘

’سچ کہہ رہی ہو ہم سائیکل خرید سکتے ہیں، سائیکل سے بہت سارے کام آسان ہو جاتے ہیں۔۔۔بس تو ابھی سے پیس کاٹنے شروع کر دے، میں تیرے ساتھ بیٹھا ہوں مجھے بھی بتاتی جا۔۔۔میں بھی کام کروں گا‘

’پہلے روٹی نہ کھا لیں۔۔۔تجھے بھوک لگی ہو گی‘

’روٹی موم بتی کی روشنی میں بھی کھا سکتے ہیں مگر کام رات کو نہیں ہو سکتا، اس لیے کھانا رات کو کھائیں گے ابھی کام کریں گے‘

’چل تیری مرضی۔۔۔پہلے سارے کپڑے زمیں پر پھیلا دے۔۔۔بڑے پیس الگ کر لیتے ہیں اور چھوٹے پیس الگ۔۔۔اس طرح مجھے اندازہ ہو جائے گا کہ اور کپڑے کی ضرورت ہے یا نہیں‘ رلی نے تھیلا زمین پر الٹتے ہوئے کہا

رحمت نے تیزی سے سارے تھیلے خالی کر دیئے، ان کی جھونپڑی میں ہر طرف کپڑوں کے پیس پھیل گے

’کتنے خوبصورت کپڑے ہیں‘ رلی نے ھاتھوں میں پیس لے کر محسوس کرتے ہوئے کہا

’کچھ کام چل جائے گا‘ رحمت نے پوچھا

’اچھا خاصا کام چل جائے گا میرا نہیں خیال کہ مارکیٹ سے کچھ نیا خریدنا پڑے‘

’کل دوبارہ جاؤں گا تو اور بھی لے آؤں گا، بس تو سینا شروع کر دے‘

’آج رات میں کافی پیس کاٹ لوں گی‘

’ڈایزئن تو نے سوچ لیا ہے، پہلے سے اچھا ڈیزائن بنانا۔۔۔باجی کو پسند آنا چاہیئے‘

’ڈیزائن میں نے بہت اچھا سوچا ہوا ہے، باجی کو ضرور اچھا لگے گا‘

’چل اب تو کھانے کا بندوبست کر۔۔۔میں تجھے چھوٹے بڑے پیس الگ کر دیتا ہوں‘ رحمت نے پیس الگ کرنے شروع کر دیئے اور رلی کھانا گرم کرنے کے لیے اٹھ گئی

ایک ہفتے میں رلی نے bed spread تیار کر لی، اس بار اس نے بہت خوبصورت ڈیزائن تیار کیا تھا۔۔۔درمیان میں اس نے چھوٹے چھوٹے پھول بنائے اور سائیڈ پر لمبے لمبے پیس لگا دیئے۔۔۔بہت دلکش سٹائل بن گیا تھا۔۔۔وہ خوشی خوشی باجی کے گھر پہنچ گئی

’تم تو توقع سے پہلے بنا لائی ہو۔۔۔بہت خوشی ہوئی ہے کہ تم کام میں بہت دلچسپی لے رہی ہو۔۔۔اچھا کھول کر دیکھاؤ‘

رلی نے چادر کھول کر پھیلا دی۔۔۔اتنا خوبصورت ڈیزائن دیکھ کر باجی حیران رہ گئی۔۔۔کافی دیر تک وہ ڈیزائن میں کھوئی رہی۔۔۔ساتھ ہی اسے خیال آیا کہ پہلی دونوں چادریں تیس اور چالیس ہزار میں بکی تھیں اور یہ ڈیزائن والی چادر تو لازمی پچاس ہزار میں بک جائے گی

’باجی کیا سوچنے لگ گئی ہیں۔۔۔ڈیزائن پسند نہیں آیا۔۔۔آپ فکر نہ کریں اگلی بار میں اس سے بہتر بنا لاؤں گی‘ رلی نے کہا

’ارے نہیں ۔۔۔ مجھے تو یہ چادر بہت پسند آئی ہے ۔۔۔ کیسے بنا لیتی ہو‘

’اللہ کا شکر ہے کہ باجی آپ کو چادر پسند آ گئی ہے، میری تو محنت رنگ لے آئی ہے‘

’تم ایسی پانچ چادریں ویلوٹ، سلک، کاٹن میں بنا کر لاؤ ۔۔۔ میں تمہیں ابھی پچاس ہزار روپے دیتی ہوں‘

پچاس ہزار کا سن کر رلی بات کرنا بھول گئی ۔۔۔ قسمت ایسے کھلتی ہے اسے یقین نہیں آ رہا تھا ۔۔۔ وہ بہت دیر تک خاموش رہی

’ادھر میرے پاس آ کر بیٹھو ۔۔۔ میں تمہیں ڈیزائن بنانا سکھاتی ہوں‘ باجی نے اسے پاس بلایا

رلی پاس آ کر بیٹھ گئی

’یہ پیپر دیکھ رہی ہو ۔۔۔ اسے گراف پیپر کہتے ہیں ۔۔۔ یہ جو خانے بنے ہیں اس کو تم اپنے کٹے ہوئے پیس سمجھ لو، اب تم نے جو ڈیزائن بنانا ہے لال رنگ کی پنسل سے اس پر نقطے لگا لو ۔۔۔ اب مجھے کوئی ڈیزائن بنا کر دیکھاؤ‘ باجی نے اسے گراف پیپر اور لال رنگ کی پنسل دیتے ہوئے کہا

رلی نے دس منٹوں میں گراف پیپر ز پر نشان لگا کر ڈیزائن بنا دیا ۔۔۔ رلی نے جب ڈیزائن بنا لیا تو سمجھ گئی کہ اس کے دماغ میں جو ڈیزائن ہوگا وہ اس گراف پیپر پر بنا کر سامنے رکھ سکتی ہے اور پھر اسے سوچنا نہیں پڑے گا، ڈیزائن سامنے رکھا ہوگا ۔۔۔ بس مجھے اس کے مطابق پیس کاٹنے ہوں گے ۔۔۔ کئی بار رات سوتے ہوئے کوئی ڈیزائن ذہن میں آتا ہے تو اسی وقت اس پیپر پر بنا لوں تو صبح وہ ڈیزائن میرے سامنے ہوگا تھوڑی بہت تبدیلی کے بعد وہ ڈیزائن مکمل ہو جائے گا اور اکثر رات کو ذہن میں بنا ڈیزائن صبح ذہن سے نکل جاتا ہے اور دوبارہ یاد نہیں آتا ۔۔۔ مگر اب ایسا نہیں ہوگا اسی وقت اٹھ کر گراف پیپر پر بنا لیا کروں گی ۔۔۔

’گراف پیپر پر جلد ڈیزائن بن جاتا ہے اور سامنے رکھ کر صرف کاپی کرنا ہوگا، باجی نے کہا

’آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں، مجھے ڈیزائن درست کرنے کے لیے کئی بار ادھیڑنا پڑتا تھا، اب ایسا نہیں کرنا پڑے گا‘ ۔۔۔ وہ خوش ہو گئی

’باجی یہ پیپر مجھے دے سکتی ہیں‘

’تمہارے لیے ہی خریدا ہے ۔۔۔ تم ساتھ لے جاؤ اور اس پر ڈیزائن بنایا کرو مگر مجھے آج والی چادر کا ڈیزائن بہت پسند آیا ہے تم پہلے اس کو گراف پیپر پر اتارو پھر اس ڈیزائن کی پانچ چادریں بنا کر لاؤ‘ باجی نے کہا

’ایک ڈیزائن کی کئی چادریں بھی بنائی جا سکتیں ہیں ۔۔۔ ایسے تو مجھے بہت سہولت ہو جائے گی‘

’اس لیے تو کہہ رہی ہوں‘

’اللہ آپ کو خوش رکھے، ایسا ہی کروں گی ۔۔۔‘

’یہ تمہارے پہلے دس ہزار ۔۔۔ اور یہ بیس ہزار ایڈوانس ۔۔۔ اب خوش ہو ۔۔۔ نا‘ باجی نے کہا

’بہت خوش ہوں‘

’مجھ سے وعدہ کرو کہ تم کسی اور کے پاس نہیں جاؤں گی ۔۔۔ جو کچھ بھی بناؤ، میرے پاس لے کر آ ؤ گی‘

’میں کیوں کسی اور کے پاس جاؤں گی‘ رلی نے پیسے ڈوبٹے میں باندھتے ہوئے کہا

’کھانا ساتھ لے کر جانا‘

’بڑی مہربانی‘ رلی اندر سے نہال ہوتی جارہی تھی۔۔۔

اس کا پورا وجود رنگوں سے بھری چادر جیسا ہوگا۔۔۔ یہ سارے رنگ اس کی انکھوں میں نظر آرہے تھے۔۔۔ وہ خوش کیوں نہ ہوتی اس کی زندگی خوابوں جیسی ہورہی تھی۔۔۔ اسے راستے کا پتہ چل گیا تھا جس پر چل کر وہ منزل تک پہنچ سکتی تھی اب اسے صرف محنت کرنی تھی اور سب کچھ وہ حاصل کرسکتی تھی جو وہ خوابوں میں دیکھتی تھی۔۔۔ اب اسے محنت کا صلہ ملنے والا تھا۔۔۔ زندگی کتنی جلد اور کیسے بدل جاتی۔۔ اب اسے احساس ہورھا تھا۔۔۔ جب کسی کو احساس ہوجائے کہ وہ جس راستے پر چل نکلا ہے وہ کامیابیوں کی طرف جاتا ہے۔۔۔ وہ سب کچھ اسے ملنے والا ہے جو وہ صرف خوابوں میں دیکھا کرتا تھا یا اس کے لیے وہ دعا کیا کرتا تھا۔۔۔ ان احساسات کو الفاظ میں نہیں بتایا جاسکتا تھا۔۔۔ اب اس کی ہر وہ خواہش پوری ہونے والی تھیں جو وہ سوچا کرتی تھی یا اس کے دل میں ہوتی تھی اور کتنی بے بس ہوجاتی تھی جب وہ بچیوں کی بھوک نہیں مٹا سکتی تھی ۔اس کا شوہر محنت کرنا چاہتا تھا مگر اسے مزدوری نہیں ملتی تھی، وہ کام کرنا چاہتی تھی مگر اسے کام نہیں ملتا تھا۔۔۔ اس نے سوچا سب سے پہلے وہ رحمو کے لیے سائیکل خریدے گی پھر بچیوں کو سکول بھیجے گی ۔ان کا یونیفارم اور کتابیں خریدے گی۔۔۔ پھر اور پیسے آئے تو گھر بدلے گی تا کہ بچیوں کو اچھا ماحول ملے

’رلی کہاں کھو گئی ہو۔۔۔ میری بات غور سے سنوں کہ اس بار جو ڈیزائن تم نے بنایا ہے اس جیسا ویلوٹ کے کپڑے پر بنانا ہے اور تین چار چادریں اسی ڈیزائن کی بنانی ہیں۔۔۔ اب تم نے ہر چادر کا الگ ڈیزائن نہیں بنانا۔۔‘

’باجی ایک ڈیزائن کی تین چار بیڈ شیٹ بنانی ہیں تو میرے لیے بہت سہولت ہوگئی ہے ورنہ میں اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے دماغ میں ڈیزائن کا ہی سوچتی رہتی تھی‘ رلی نے کہا

’تمہیں تو گراف پیپر سے بھی سہولت ہوجائے گی ،تم پنسل سے ڈیزائن بناؤ گی تو جہاں سے ڈیزائن غلط لگا اسے مٹا کر درست کر لینا۔۔۔ اب تم دماغ کے ساتھ ساتھ ھاتھ سے بھی کام لوگی تو پیٹرن بنانا بہت آسان ہوجائے گا‘

’باجی اب میں سوچتی ہوں کہ ہر انسان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک خاص ہنر ہوتا ہے، اسے سب سے پہلے اپنے اندر اپنا ہنر تلاش کرنا چاہیئے۔۔۔ پھر اس کی زندگی سنور سکتی ہے۔۔۔ میرے اندر سے ہنر آپ نے تلاش کیا ہے، آپ نے مجھے کامیابی کا راستہ دیکھایا ہے‘

’اب تم پر ہے کہ تمہیں کتنی کامیابی چاہیئے۔۔۔ جتنی کامیابی چاہیئے اتنی تمھیں محنت کرنی ہوگی۔۔۔ ابھی تو تمہیں رات دن جاگ کر کام کرنا پڑ رھا ہے اور تم اسی لگن اور محنت سے لگی رہی تو صرف چند مہینوں کے بعد ہی ایسا وقت آجائے گا جب تم ان کاموں کے لیے عورتیں اور بچیاں رکھ لو گی۔۔۔ تم صرف ڈیزائن بنایا کروگی وہ بھی گراف پیپر پر۔۔۔ بچیاں اور عورتیں اس ڈیزائن کے مطابق چادریں سیا کریں گی۔۔۔ تم ایک قسم کا سکول کھول گی۔۔۔ خود ھڈ مسٹرس بن جاؤ گی‘

'سچ کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔میں ان پڑھ جاہل گنوار ھیڈ مسٹرس بھی بن سکتی ہوں۔۔۔آپ مذاق تو نہیں کر رہی'

'مذاق کی بات نہیں ہے ہر کام شروع میں مشکل ہوتا ہے۔۔۔جیسے نئے راستے پر چلو تو مشکل تو لگتا ہے مگر چند دن اس راستے پر چلتے رہو تو پھر آنکھیں بند کر کے بھی اس راستے پر چلا جا سکتا ہے۔۔۔شرط صرف محنت اور ایمانداری کی ہے۔۔۔آپ کی لگن آپ کا ھاتھ پکڑ لیتی ہے'

'باجی مجھے آپ کی ہر بات سمجھ آتی ہے۔۔۔آپ کے اندر کسی کو بھی راستہ دیکھانے کی صلاحیت ہے، آپ نے مجھ جیسی ان پڑھ کو سیدھے راستے پر لگا دیا ہے تو پڑھے لکھے کے لیے تو آپ کی بات سمجھنا اور بھی آسان ہو جاتی ہو گی'

'بات سمجھنے کے لیے پڑھا لکھا ہونا ضروری نہیں، پڑھائی ہمیں زندگی کو سمجھنا، کامیاب ہونا، مقابلہ کرنا، نئی ٹیکنالوجی اور سائنس کے بارے میں بتاتی ہے مگر جو خاندانی علم ہوتا ہے وہ خود بخود اگلی نسل میں منتقل ہو جاتا ہے، جیسے تم جو ہنر جانتی ہو، وہ تم نے صرف دیکھنے سے حاصل کیا ہے۔۔۔ کسی ادارے سے حاصل نہیں کیا۔۔۔'

'لیکن باجی میں پڑھے لکھے لوگوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی'

'، مقابلہ کرنا بھی سیکھ جاؤ گی، ابھی صرف اس طرف توجہ دو جو تمہیں آتا ہے اور اپنی ضرورتیں پوری کرو۔۔۔باقی سب کچھ بھول جاؤ'

'ایسا ہی کر رہی ہوں، میرا کسی سے مقابلہ نہیں ہے۔۔۔آپ کو اور کتنا مال چاہیئے'

'جتنا تم بنا سکتی ہو'

'اچھا۔۔۔اگر میں مہینے میں دس چادریں بنانا شروع کر دوں تو آپ خرید لیں گی'

' کیوں نہیں۔۔۔میں خرید لوں گی، تم بنا کر تو لاؤ'

'اچھا اب میں چلتی ہوں، ابھی مجھے ویلوٹ کا کپڑا بھی خریدنا ہے'

'اتنے زیادہ پیسے ہیں، احتیاط سے لے کر جانا کہیں باندھ لو۔۔۔'

'جی ٹھیک ہیں' اور پھر وہ گھر آ گئی، دو تین کلومیٹر کا فاصلہ ایسے طے ہوا جیسے اس کو اڑنے والا قالین مل گیا ہو، یا وہ پرندوں کی طرح اڑ سکتی ہو، بس وہ چند سیکنڈ میں گھر پہنچ گئی۔۔۔وقت تو اتنا ہی لگا ہو گا مگر اسے محسوس نہیں ہوا

آج اس کی بیٹیاں پہلی بار سکول جا رہی تھیں، اس نے نئے یونی فارم خریدے تھے۔۔۔یہ اس کی زندگی کا سب سے اہم دن تھا۔۔۔اس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش بیٹیوں کو سکول بھیجنا تھا اور آج اس کا یہ خواب پورا ہو رہا تھا اور جب خواب سچ ہونے کے دن آ جائیں تو زندگی جنت بن جاتی ہے کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ زندگی بھی جنت بن سکتی ہے اگر انسان کی ہر خواہش ہو رہی ہو، اور جب خواہش تو دور کی بات ہے بنیادی ضرورتیں بھی پورا کرنا مشکل ہو رہا ہوں تو زندگی دوزخ بن جاتی ہے، اس کی بیٹیاں سرکاری سکول میں جا رہی تھیں مگر اس کا دل ایسے خوش تھا جیسے اس کی بیٹیوں کو ھارورڈ یونیورسٹی میں داخلہ مل گیا ہو۔۔۔وہ سوچ رہی تھی کہ یہ سارے خواب باجی کے وسیلے سے پورے ہو رہے ہیں، سرکا

ری سکول میں داخلہ بھی سفارش کے بغیر نہیں ملتا تھا۔۔۔وہ تو باجی نے فون کر دیا تھا اس لیے سکول کی میڈم نے اس کی دونوں بچیوں کو پہلی کلاس میں داخلہ دے دیا۔۔۔آج کا دن اس کے لیے عید سے کم نہ تھا۔۔۔وہ سارا دن سکول سے باہر بیٹھی رہی۔۔۔اسے لگ رہا تھا کہ جیسے اس کی بچیاں آج سب کچھ پڑھ کر آ جائیں گی۔۔۔بس وہ خوابوں میں کھوئی رہی اور اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ کتنا وقت گزر گیا ہے اور سکول میں چھٹی بھی ہو گئی۔۔۔بچے گھر جانے لیے باہر بھی آنے لگ گے۔۔۔وہ وہی بیٹھی رہی۔۔۔اس کی بچیاں بھی باہر آ کر اس کے پاس کھڑی ہو گئی۔۔۔

'کیسا تھا آج کا دن۔۔۔کیا پڑھا۔۔۔ٹیچر کو تنگ تو نہیں کیا۔۔۔ان سے بار بار سوال تو نہیں پوچھے'

'اماں گھر چلو۔۔۔یہاں راستے میں کیوں بیٹھی ہو' چھوٹی نے ماں کو اٹھاتے ہوئے کہا

'مجھے سکول کے بارے میں بتاؤ۔۔۔مشکل تو نہیں لگا۔۔۔کھانا کھا لیا تھا'

'ماں کھانے کو لنچ کہتے ہیں۔۔۔ھاں کھا لیا تھا' بڑی نے کہا

'پڑھا کیا تھا بتاتی کیوں نہیں ہو' فاطمہ نے چلتے چلتے پوچھا

'ماں ایک دن میں کیا پڑھا جا سکتا ہے، روز روز جائیں گے تو کچھ سمجھ آئے گی'

'تم کبھی چھٹی نہ کرنا'

'ہمیں سکول جانا اچھا لگا ہے۔ہم کبھی چھٹی نہیں کریں گی'

'میری چھوٹی اور بڑی دونوں سکول سے پڑھ کر آ گئی ہیں' باپ بھی ان کو گھر میں داخل ہوتا دیکھ کر بھاگ ان کی طرف آ گیا

'ابا ہم بڑی اور چھوٹی نہیں ہیں۔۔۔میرا نام عنبرین اور اس کا نام مہرین ہے۔۔۔آج سے ہمیں اسی نام سے بلایا کریں'

'پتر یہ تو بہت مشکل نام ہیں۔۔۔میں تو نہیں بلا سکتا'

'میں جب سکول داخل کرانے گئی تھی تو ٹیچر نے ان کے نام پوچھے تو میرے پاس تو کوئی نام ہی نہیں تھا ہم نے ان کے نام رکھے ہی نہیں تھے تو میں نے ٹیچر سے کہہ دیا کہ خود ان کے نام رکھ دے، یہ ٹیچر کے رکھے ہوئے نام ہیں' رلی نے کہا

'وہ تو ٹھیک ہے مگر مشکل بہت ہیں'

'ابا کوئی مشکل نہیں ہیں بار بار بلاؤ گے تو یاد ہو جائیں گے۔۔۔ہمیں اچھے لگے ہیں یہاں ہمارے اس محلے میں کسی اور کے ایسے اچھے نام نہیں ہیں۔۔۔ہم اپنے نام نہیں بدلیں گی'

'چلو آؤ کھانا کھاتے ہیں'

'نہیں ماں ہمیں بھوک نہیں ہے ہم نے لینچ کیا تھا اب ہم رات کو کھانا کھائیں گے ابھی تو ہم ھوم ورک کریں گے'

'کیا کرے گے' ابا نے پوچھا

'ابا هوم ورک ۔۔۔کل ٹیچر نے چیک کرنا ہے' عنبرین نے کہا

'یہ تو ایک دن میں وکھری قسم کی زبان بولنے لگ گئی ہیں ۔۔۔آ گے چل کر کیا ہوگا' رحمت نے پریشانی سے کہا

'میں تو ان کے ساتھ بیٹھ کر پڑھا کروں گی یہ جو کچھ سکول سے سیکھ آیا کریں گی میں ان سے سیکھا کروں گی ۔۔۔مجھے پڑھاؤ گی نا' رلی کو بھی عنبرین اور مہرین کہنا نہیں آ رہا تھا

'کیوں نہیں ماں ۔۔۔میں پڑھاؤں گی اور ٹیچر کہہ رہی تھیں کہ عنبر اور مہر بھی بلایا جا سکتا ہے۔ یہ لفظ آسان ہیں نا' مہر نے کہا

'ھاں عنبر اور مہر ۔۔۔ یہ نام ٹھیک ہیں ۔۔۔ جلد یاد ہو جائیں گے' ابا نے کہا

'کتابیں اور کاپیاں تو ٹھیک تھیں نا' ماں نے پوچھا

'سب کچھ مس کو پسند آیا ہے ۔۔۔ ہماری کاپیوں اور قاعدے پر چڑھے کور انھیں اچھے لگے تھے' عنبر نے کہا

'اللہ کا شکر ہے ۔۔۔تم دونوں نے اپنی ٹیچر کو راضی رکھنا ہے اگر وہ تم دونوں سے خوش رہے گی تو تمہیں دوسروں کی نسبت زیادہ پڑھایا کریں گی' رلی نے ایک پتے کی بات بتائی

'ہم ایسا ہی کریں گی'

اور پھر دونوں بہنیں اپنا بستہ کھول کر بیٹھ گیئں اور رلی بھی ساتھ بیٹھ گئی اور بہت توجہ سے جو وہ پڑھ رہی تھیں دیکھ اور سن رہی تھی

'بچے سکول جا رہے ہیں خوش ہیں نا ۔۔۔ پڑھنے میں مشکل تو پیش نہیں آ رہی' یونہی رلی باجی کے گھر پہنچی تو پہلا سوال یہی کیا

'جی ماشاءاللہ ۔۔۔سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے، مین بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتی ہوں مجھے بھی کافی کچھ سمجھ آنی شروع ہو گئی ہے'

'تم بھی ساتھ پڑھ رہی ہو' باجی نے حیرت سے پوچھا

'جی باجی ایک ایک لفظ سیکھتی ہوں اور یاد کرتی رہتی ہوں اور کام کرتے ہوئے ،سوتے جاگتے وہ لفظ دھراتی رہتی ہوں اور لکھنے کی کوشش بھی کرتی ہوں ۔۔۔سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انگلش بھی سیکھ رہی ہوں'

'تم نے مجھے حیران کر دیا ہے ۔۔۔تمہارا شوق اور ولولہ دیکھ کر میں سوچ رہی ہوں کہ تم جیسے لوگ ہی فرش سے اٹھتے ہیں اور عرش تک پہنچ جاتے ہیں ۔۔۔ چلو کام دیکھاؤ ۔۔۔ کتنا کیا ہے'

'بس جی میرا ٹارگٹ چار چادریں بنانے کا تھا میں نے خود کو بتایا ہوا ہے کہ ہر مہینے چار چادریں بنانی ہیں مگر تین ہی بنا سکی ہوں اس لیے نہیں کہ میں نے ٹائم ضائع کیا ہے صرف اس لیے کہ ویلوٹ پر کام کرنا مشکل ہوتا ہے ویلوٹ کا کپڑا ھاتھ اور گھٹنوں میں آسانی سے قابو نہیں آتا ھاتھ سے پھسل جاتا ہے جس وجہ سے ھاتھ اتنی تیزی سے چلتا نہیں ہے ۔۔۔ کاٹن پر کام کرنا آسان ہے'

'ھاں یہ تو میں نے سوچا نہیں تھا'

'اور مجھے سلک اور ویلوٹ پر کام کا تجربہ بھی نہیں تھا مگر آہستہ آہستہ ہو رہا ہے۔۔۔جلد ھاتھ عادی ہو جائیں گے۔۔۔شروع میں ہر کام مشکل لگتا ہے۔اب مشکل کام کو مشکل سمجھ کر راستے میں چھوڑا تو نہیں جا سکتا، جب ہمیں آگے بڑھنا ہے تو خود کو مشکل کام کرنے کا عادی بنانا چاہیے۔ میں جانتی ہوں اگر کوئی کسی کام کو مشکل سمجھ کر چھوڑ دے گا تو کوئی دوسرا وہ کام کر لے اور ہم سے آگے بڑھ جائے گا۔۔۔میں نے خود سے وعدہ کیا ہے کہ میں مشکل کام سے پیچھے نہیں ہٹوں گی ضرور کروں گی۔۔۔جیسے پڑھائی ہے۔۔۔اسکول نہیں جا سکی تو کیا ہوا میں اپنی بچیوں سے پڑھنا لکھنا سیکھ لوں گی اور پھر میں سارے عورتوں والے رسالے پڑھ سکوں گی، مجھے کہانیاں پڑھنے کا بہت شوق ہے'

'تم نے کامیابی کا راز سمجھ لیا ہے اب تمہیں آگے بڑھنے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔۔۔دیکھو راستہ بتانے والے اور مشورے دینے والے بہت مل جاتے ہیں مگر ہم ان پر کتنا عمل کرتے ہیں، یہ ہمارے پر ہے۔۔۔راتوں کی نیند اور صبح کو چین نظر انداز کر کے ایک مقصد کے پیچھے بھاگنے والے ہی ریس جیتتے ہیں اور تم نے جیتنے کی تیاری کر لی ہے'

'باجی منزل تک پہنچنے میں جو کوشش اور محنت کرنی پڑتی ہے اس کا بھی ایک نشہ ہوتا ہے، اور نشے میں ڈوبا انسان بہت مزے میں ہوتا ہے، آج کل میں اور میرا گھر والا۔۔۔کام اور بچیوں کو پڑھانے کے نشے میں ڈوبے ہوئے ہیں ہمیں آس پاس کی کوئی ہوش نہیں ہے۔۔۔محلے میں کیا ہو رہا ہے کس گھر میں ساس بہو کا جھگڑا چل رہا ہے کس میاں بیوی میں طلاق ہونے والی ہے کس لڑکی کا عشق کس کے ساتھ چل رہا ہے کچھ پتہ نہیں ہے ہمیں تو اپنے کام سے مطلب ہے کہ اس کو وقت پر تیار کر کے آپ تک پہنچانا ہے اور بچوں کی پڑھائی پر توجہ دینی ہے'

'یہی تو ساری بات کہ آپ کا فوکس آپ کو منزل تک پہنچانے میں بہت مددگار رہتا ہے بس تم نے اپنے فوکس سے پیچھے نہیں ہٹنا'

'میں اتنی حفاظت آپ کے دیئے ہوئے پیسوں کی نہیں کرتی جتنی حفاظت آپ کی کہی ہوئی باتوں کی کرتی ہوں اور ساری باتیں رحمت کو بھی بتاتی ہوں وہ بھی بڑے شوق سے ساری باتیں سنتا ہے'

'تو تو فلاسفر بنتی جا رہی ہے' باجی نے ایک قہقہ لگاتے ہوئے کہا

'اس مہینے مجھے کیا کرنا ہے'

'شکر ہے تم نے یاد دلا دیا ہے ایک بہت امیر آدمی کے بیٹے کی شادی ہو رہی ہے لاکھوں کا آرڈر ہے، تو نے دس لحاف شنیل اور ساٹن کے بنانے ہیں اور بیڈ کور الگ۔۔۔ہر چیز ھاتھ کی بنے گی۔۔۔'

'بیٹے کی شادی اور لحاف۔۔۔لڑکے والوں کی طرف سے۔۔۔'

'مجھے بھی حیرت ہوئی تھی سن کر مگر ان کے خاندان میں رواج ہے کہ لڑکے والے تمام تیاریاں کرتے ہیں۔۔۔یہاں تک کہ برات کا کھانا بھی نہیں دیا جاتا، لڑکے والے نکاح کر کے لڑکی کو گھر لے جاتے ہیں اور کھانا لڑکے والوں کی طرف سے دیا جاتا ہے اور ولیمے کا اہتمام بہت دھوم دھام سے اگلے دن لڑکے والوں کی طرف سے ہوتا ہے جس میں لڑکی کے تمام رشتے دار بھی شامل ہوتے ہیں'

'بڑی بات ہے۔۔۔اصل اسلامی طریقہ بھی یہی ہے کہ لڑکی والوں پر کوئی بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے لڑکے والے اپنی مرضی سے تمام رسمیں کریں'

'ویسے اگر لڑکی والے اپنی مرضی سے کچھ دینا چاہے تو روکنا نہیں چاہئے کیونکہ والدین اپنی لڑکی کو خالی ھاتھ نہیں بھیجنا چاہتے، اپنی خوشی سے کوئی دے رہا ہے تو غلط تو نہیں ہے'

'وہ تو ٹھیک ہے باجی مگر جب لڑکے والے منہ کھول کر مانگتے ہیں تو اچھا نہیں لگتا'

'خیر ہم کام کی طرف آتے ہیں کہ اب تمہارا کام بڑھ رہا ہے تو اب تمہیں لڑکیوں کی ضرورت پیش آئے گی۔۔۔کیا سوچا ہے اس بارے میں'

'ھاں۔۔۔اور لڑکیوں کی ضرورت تو پیش آئے گی میں نے آس پاس بات کی ہے۔پہلے میں یہاں سے گھر بدلنا چاہتی ہوں ہمارے آس پاس ہر مرد نشہ کرتا ہے، اور تو اور کئی عورتیں بھی اس کا شکار ہو رہی ہیں بچوں پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے، میں یہاں سے نکل جانا چاہتی ہوں مگر کرائے بہت زیادہ ہیں۔۔۔باجی یہ حکومت مکاں والوں کو کرائے بڑھانے سے روکتی کیوں نہیں ہے'

'حکومت کیوں روکے گی، حکومت میں وہ تمام لوگ شامل ہوتے ہیں جو بڑے بڑے مکانوں کے مالک ہوتے ہیں۔۔۔مکان والوں کو بے گھروں کی کیوں فکر ہونے لگی۔۔۔اپنے گھر میں رہنے والوں کو کرائے داروں کی کیا پریشانی۔۔۔اور جو حکومت میں آتا ہے، وہ تو امیر آدمی ہی ہوتا ہے وہ کیوں کرائے داروں کی فکر کرے گا ھاں یہ ہوسکتا ہے کہ الیکشنوں میں غریب آدمی امیر آدمی کو ووٹ نہ دے بلکہ غریبوں کے لیے کام کرنے والوں اور غریبوں کا درد جانے والوں کو ووٹ دیں۔۔۔مگر غریب لوگ ہر بار آزمائے ہوؤں کو ووٹ دیتے ہیں، پانچ سو روپے میں اپنا ووٹ بیچ دیتے ہیں پھر تبدیلی کیسے آسکتی ہے۔۔۔ان لوگوں کو ہم خود ایوانوں تک پہنچاتے ہیں'

'باجی آپ ٹھیک کہتی ہیں۔۔۔ہم اپنی حالت خود نہیں بدلنا چاہتے۔۔۔ورنہ قدم قدم پر راستے ہیں، بس پہلا قدم اٹھانا مشکل ہوتا ہے باقی قدم تو خود بخود اٹھ جاتے ہیں۔۔۔اچھا اب میں چلتی ہوں، باتوں میں وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلتا'

' اس بار لڑکیوں کا بندوبست ضرور کر لینا ورنہ کام سنبھالنا مشکل ہو جائے گا'

'ٹھیک ہے باجی۔۔۔ہو جائے گا بندوبست رلی نے تمام چیزیں سمیٹی اور گھر چلی آئی

آج وہ نئے گھر میں شفٹ ہوگئی تھی۔۔۔یہ کسی کا سرونٹ کوارٹر تھا، پانچ ہزار کرائے پر ملا تھا۔۔۔دو چھوٹے چھوٹے کمرے، کونے میں بالشت بھر کا کچن اور ایک طرف واش روم تھا۔۔۔رلی اس علاقے سے نکلنا چاہتی تھی جہاں وہ دس سال رہ رہی تھی، وھاں کوئی گھر ایسا نہیں تھا جہاں نشہ نہیں کیا جاتا تھا۔۔۔رات کو ہر دوسرے گھر سے مار پیٹ کی آواز آتی تھی۔لڑائی جھگڑا تو ہر گھر میں ہوتا تھا، ساس بہو میں گالی گلوچ معمول کی بات تھی۔۔۔فاطمہ ایسے ماحول سے دور رہنا چاہتی تھی خاص کر اپنی بچیوں کو اچھا ماحول دینا چاہتی تھی اور مناسب علاقے میں رہنا چاہتی تھی ۔۔۔اس لیے اس نے کرائے کی پروا نہیں کی اور یہاں چلی آئی۔۔۔رحمت بھی اب نشہ چھوڑ رہا تھا اس نے گھر میں سگریٹ تک پینا چھوڑ دیا تھا۔۔۔آج کل وہ کسی حکیم سے علاج کرا رہا تھا اور اس کے اندر نشئے کی خواہش کم ہو رہی تھی

'مجھے حکیم نے بتایا ہے کہ اگر ایک عادت چھوڑنی ہو تو کوئی دوسری عادت اپنانی پڑتی ہے'

’تو کون سی عادت چھوڑنے کا سوچ رہا ہے‘ رلی نے ہنستے ہوئے پوچھا
’تو جانتی ہے مجھے نشہ کرنا اچھا نہیں لگتا مگر مجبور ہو جاتا ہوں اس لیے حکیم کے پاس گیا تھا تو اس نے کچھ پڑیاں دی تھیں مگر اس دوائی کا اتنا اثر نہیں ہوا، جب نشہ ٹوٹتا ہے تو پاگل ہو جاتا ہوں۔۔۔میں چاہتا ہوں کہ کوئی ایسی دوائی مل جائے کہ اس کے کھانے سے مجھے افیم جیسی بدبودار نشے سے نجات مل جائے‘
’تو جب تک خود پر قابو نہیں پائے گا، کوئی دوائی اثر نہیں کرے گی‘
’بہت حد تک قابو پا چکا ہوں اب صرف تھوڑی سی کسر رہ گئی ہے تو مجھے کوئی کھانے کی ایسی چیز بنا دے کہ میں ہر وقت اسے منہ میں ڈالے رکھوں اور میرا منہ چلتا رہے۔۔۔اس طرح مجھے نشے کی خواہش نہیں رہے گی‘
’اب مجھے تمہاری بات سمجھ آئی ہے۔۔۔میں تجھے سونف بھون دیتی ہوں، تھوڑا سی گری بھی ملا دیتی ہوں ساتھ تھوڑی سی شکر بھی ملا دیتی ہوں، تجھے گڑ اچھا بھی لگتا ہے تو وہ سونف چباتا رہے گا تو پھر کچھ اور کھانے کی خواہش نہیں رہے گی‘
’ھاں یہ ٹھیک ہے مگر گری ملانے کی ضرورت نہیں۔۔۔صرف سونف ہی بھون دے گری مہنگی پڑے گی‘
’اب ہمارے ایسے حالات نہیں رہے۔۔۔اللہ کا شکر ہے کہ ضرورت کی چیز خرید سکتے ہیں‘
’وہ تو ٹھیک ہے مگر ہمارا کام صرف باجی کی وجہ سے چل رہا ہے۔۔۔انھوں نے کام دینا بند کر دیا تو ہمارے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے‘
’تجھے دوسرے شہر میں اور لوگوں سے بات کرنی چاہیئے ہم ان کو بھی اپنا کام دیکھا کر بزنس لے سکتے ہیں‘
’میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔۔۔دوسری جگہ بھی بات کرنی چاہیئے‘
’مگر ایک بات یاد رکھنا کہ باجی کے کام پر اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔۔۔ان کو جو ڈیزائن ہم دیتے ہیں وہ کسی اور کو نہیں دیں گے‘
’ھاں ایسا ہی ہو گا ان کے ساتھ کیا وعدہ کبھی نہیں توڑیں گے۔۔۔میں پھر پنجاب جانے کی تیاری کرتا ہوں۔۔۔وھاں اپنا کام دیکھاتے ہیں اا گر پنجاب سے ایک دو آڑدر مل جاتے ہیں تو پھر ہم اپنا مکان بنانے کا سوچ سکتے ہیں‘
’مجھے مکان بنانے سے زیادہ عنبر اور مہر کی پڑھائی کی فکر ہے۔۔۔وہ اگر پڑھ لکھ گئیں تو ہمارے دن پھر جائیں گے اور پھر ان کی اچھی جگہ شادیاں ہو گئیں تو۔۔۔۔بس اب کیا کہوں‘
’پڑھ لکھ تو وہ جائیں گی شادیوں کا ہم کچھ کہہ نہیں سکتے۔۔۔اللہ بہتر جانتا ہے ان کی کہاں قسمت کھلتی ہے‘
’ابھی تو کالج جائیں گی اور پھر یونیورسٹی۔۔۔کیسے ہوں گے وہ دن جب ہماری بیٹیاں اپنے آفس جایا کریں گی‘
’اب تو تو بھی پڑھ لکھ سکتی ہے انگریزی بھی سمجھ لیتی ہے۔۔۔سب کچھ ہی تو بدل گیا ہے۔۔۔کہاں میں سائیکل کو ترسا کرتا تھا اور اب سوزوکی وین لینے کا سوچ رہا ہوں۔۔۔بس تو نے ہمت دیکھائی ہے تو ہم یہاں تک پہنچ گے ہیں، میرا دل چاہتا ہے کہ سب غریب لوگوں کو اپنی کامیابی کا گر بتاؤں کہ اپنی بیویوں کو اپنا ساتھی سمجھ کر اس کے مشورے اور اپنی سمجھ سے کوئی بھی کاروبار شروع کر سکتے ہیں اور ایمانداری اور محنت سے وہ

بہت آگے جا سکتے ہیں کسی کو دھوکہ دے کر وقتی طور پر تو فائدہ ہو جاتا ہے مگر وہ آمدنی جلد ختم ہو جاتی ہے اور انسان پھر وہی آ کھڑا ہوتا ہے جہاں سے وہ چلا ہوتا ہے'

'ایسی کہانیاں رسالوں میں چھپنی چاہیئے جو انسان کو آگے بڑھنے کے طریقے بتائے اور ہمت دلائے' رلی نے کہا

'تو ٹھیک کہتی ہے۔۔۔ ہم نے بھی اپنے دن پھرے ہیں اپنی محنت، لگن اور ایمانداری سے، اگر ہمارے دن پھر سکتے ہیں تو ہر کسی کے دن پھر سکتے ہیں۔۔۔ میں تو اپنے جاننے والے ہر کسی سے کہتا ہوں کہ وہ بھی محنت کرے اور آہستہ آہستہ نشہ چھوڑ دے'

'اگر تو اپنے آس پاس لوگوں کا نشہ چھڑوا دے تو اللہ تجھے بہت دے گا' رلی نے کہا

'میں ہر وقت کوشش کرتا رہتا ہوں۔۔۔ چل اب کھانا لگا پھر کام شروع کریں'

اور پھر جب ان کو پنجاب سے تین آرڈر مل گے تو ان کی محنت رنگ لے آئی چند سالوں میں ان کا ہول سیل کا بہت بڑا بزنس شروع ہو گیا۔۔۔ وہ ایک بڑے سکول کے مالک بن گے۔۔۔ دونوں بیٹیوں نے ٹیکسٹائل انجیئرنگ میں ماسٹرز کر لیا اور ان دونوں کو بہت اچھی نوکریاں مل گئی اور ایک ہی خاندان میں دو بھائیوں سے ان کی شادیاں ہو گئی۔۔۔

'نانو یہ آپ نے آج سچی کہانی سنائی ہے' رلی کی پانچ سال کی نواسی نے پوچھا

'کہانیاں ساری سچی ہوتی ہیں یہ سنانے والے پر ہے کہ کہانی کو کتنا سچا رکھتا ہے اور کتنا رنگ بھرتا ہے'

'آپ نے اپنا نام کبھی نہیں بتایا۔۔۔ مجھے تو پتہ نہیں ہے کہ میری نانو کا کیا نام ہے'

'میں نے جو کہانی تمہیں سنائی ہے اس میں باجی کا نام ستارہ تھا۔۔۔ اور میرا نام ''رلی'' ہے ہماری بوتیک کا نام بھی ''رلی'' ہے' اور تم جانتی ہو کہ رلی کسے کہتے ہیں ہماری سندھی زبان میں پیس جوڑ کر جو چادر یا لحاف تیار کی جاتی ہے اس کو ''رلّی'' کہا جاتا ہے۔۔۔ یعنی میرے حساب سے پیس جوڑ کر جو آرٹ کا نمونہ تیار ہوتا ہے وہ رلّی کہلاتا ہے'

'میں نے اپنے کورس میں رلی کے بارے میں پڑھا ہے۔۔۔ ہماری بوتیک کا نام آپ کے نام پر رکھا گیا تھا۔۔۔' رلی' عنبر نے انگلش انداز میں رلی کہا تو نانو ہنس پڑی۔۔۔ عنبر تو کہانی سن کر سو گئی مگر ساٹھ سالہ رلی سوچتی رہی کہ آج وہ جس مقام پر کھڑی ہے وہ صرف اپنے خاندانی ہنر کی وجہ ہے۔۔۔ ہمارا ورثہ بہت شاندار ہے۔۔۔

ہمارے چاروں صوبے کے ہنرمندوں سے حکومت کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔۔۔ دینا بھر میں پھیلی ایمبسیز میں ان ہنرمندوں کے ھاتھوں کی بنی چیزوں کی نمائش لگانی چاہیئے۔۔۔ ھاتھ سے بنے یہ آرٹ کے نمونے بہت پسند کیے جاتے ہیں اگر ان ہنرمندوں کا ھاتھ نہ تھاما گیا تو یہ آرٹ ختم ہو جائے گا اور جس قوم کا ورثہ ختم ہو جاتا ہے وہ قوم اپنی پہچان بھول جاتی ہے اور پہچان کے بغیر انسان۔۔۔ انسان نہیں رہتا۔۔۔

جانور بن جاتا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ پہچان انسان کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔۔۔ہمیں اپنے ورثے کی حفاظت انفرادی طور پر بھی کرنی چاہیئے اور اجتماعی طور پر بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

\-

رخشندہ کوکب ٹورنٹو کینیڈا 647 741 7555